

File No.

1856-57.

Collection No. 9

MUTINY PAPERS.

Pros. Serial No.

Files of SIRAJUL AKHBAR.

Vol. 12; no. 34; November 8, 1856.

Subject

News about the Afghan Court of Delhi and select news from the DELHI URDU AKHBAR.

Vol. 12; Page 12 x 7 1/2" (Printed)

Previous References.

Later References.

یوم یکشنبه نهم ربیع الاول

صبحگاهان که از خواب راحت بیدار شدند
 فرضیه وقتی گذارده احترام الدوله بهادر
 را بر بنفش شناسی مقدس انبیا بخشیده
 باریان بارگاه جهانبانی ناصیه
 کشته آداب و کورشش معروض گنایند
 حضور بر نور جلوه افزای دربار شده
 میرن شاه و غوغه افسر ملنگان بهار
 مشرب خلعت فرست کرده و نذر
 بگنند ای عقبن و غوغه نذر رفته و حسب
 معمول یک اشرفی و قلفی های شیرین
 و دیگر طعام و مرادی نقد عنایت نمودند
 بعد شنیدن غزل طبع زاد گزبانان خیم الدوله
 محمد اسد الله خان سبحان آراشین فرمایند
 کاش نه ام نشانه خاقانی کردیدند
 به بند ریش آداب و کورشش بهادان
 نامی نصف النهار تنگام خوان طعام
 را لذت میرا کشته قیلوله گاه اراستند
 با دای خازن شبین و دیگر شغال نشین

عصر که آردند احسن من بهار حضور
 حمله رکاب خاص نشینت رخصت
 مشرت کردانده شام گاه احترام
 الدوله بهادر را یاد فرمودند فقط...

یوم دوشنبه دهم ربیع الاول

سحر چون خسرو خاور علم بر کوهساران
 خد بو جهان بزده ادای فرضیه فرموده
 احترام الدوله بهادر را بر بنفش شناسی
 قدس تمنا نمودند آسمان حضرت وزیر
 دولت حاضر کشته آداب و کورشش عرض
 گنایند حضور لاج النور برسند فرمانروا
 شکن گشته بگللاب شاه افسر ملنگان
 بداری ملت خلعت و غوغه محبت نموده
 غزل طبع خاص زبانی تخم الدوله محمد
 خان سبحان دوران شنیدند بعد ترخص
 حاضرین بارگاه شکوه و تکلیف در خل
 مشکوی خسروی کردیدند به بند ریش
 آداب و کورشش بخت بهادر و قلندار
 بهادر زبانی حمیدار و جوبار نصف النهار

منگام مایه اراسی طعام شده قبله گاه
 اراستند با دای نماز شبین و دیگر شغال
 دانشین سحر خوانده به ان شهرین نماز
 بعوض حضور سے تو نکر رکاب متوج
 سیر و کلکت باغ سلیم گده کشته شام
 منگام داخل بارگاه ذوی الاحرام شده
 بعد بعوض حکمت بناه نطانت سبکگاه
 حکیم محمد احسن احمد خان بهادر راباد
 فرمودند فقط

یوم سه شنبه سابع الال

به دای بیضه باد و احترام بهر شخص بنفش
 انجمنه به حضور سبکباریان درگاه آسمان جا
 وساده اقبال را بهار تازه دادند بعد استماع
 غزل طبع زرا خاص زبانی نجم الدوله محمد
 خان سبحان دوران داخل ابوان خلد
 بنیان شدند به بی بر قن ادا و کور
 بحیث بهادر و قلعه بهادر زبانی محمد
 آهستی و جویدار قلعه اسی نصف النهار
 منگام نعمت برای مایه طعام کشته قبله

گاه اراستند با دای نماز شبین و دیگر
 اشغال و شبین عصر گذار دند بعوض حضور
 ملازمان خاص و عمده رکاب متوج
 سیر و شکار انسوی رود بار کشته
 بهر گانی نزار خضر سلطان و دیگر سلا
 ذیشان شام منگام مراجعت نمود
 خواب گاه خاص راز و نق افزو دند
 بعد ازان حسب معمول احترام الله و اله
 را اندرون محل محله باد فرمودند

یوم چهارشنبه ازدم

ساعت بهر فلک فریضه و تقی خودا
 نموده احترام الله و اله بهادر راشرف
 نبض شناسی سنجیده و غزل طبع زرا خاص
 زبانی نجم الدوله محمد اسد الله خان سبحان
 دوران کشته در داخل ابوان شهر بار
 کبر و دند نصف النهار نعمت برای خوا
 طعام کشته قبله گاه اراستند با دای
 نماز شبین و دیگر اشغال و شبین عصر خواندند
 آخرین نماز حضور سی تو نکر رکاب متوج

سیر و کلاشت فرموده از بودی خود
پوره داخل کاشان اقبال شدند
شام هنگام احترام الدوله بنا
را باز نمودند فقط

یوم نجات سیر و نجات

قبل از طلوع نیز جهان افروز سنن و بینه
باید سودانموده احترام الدوله بباد
رایه سعادت و نبض شناسی مستعد
بعد از بار جهان در نور افشان
آداب و کوشش ببادران نامی
ملاحظه سه قطعه شقه والا اسمی
ببادر یکی باریشاد و هیندکی
نزار و چهار صد و سه مانت
سود بخانه سرکار والا نسبی کوز اهل
و دویمی در بازه ارشاد کردن
هزار و دویست لانه بجهاد اس
بابت مصارف همان نمود بخانه
اندنی قبول والا و سویی در باب
بلغه دوازده هزار و دویست
کنکارم انصاف

سود بخانه از زمان اندنی قبول
موجب از تفصیل مغفوقه شقه کرامت
مرفعه سنجل مبرحاص کرده حواله
احمد خان سر جوگی دیوان خاص
بعد از آن رونق از قزاقی بارگاه
گشتند نصف النهار هنگام لذت
طعام گشته قتلوه گاه از استند
نماز سنجین و دیگر اشغال
آخرین نهار حاضرین بارگاه
رضعت دادند احترام الدوله
کسان که غلام امره در بارگاه
کاکای قدس سره مبادت زیارت
خواه رفت ازین سبب در حضور
شاید مقصود خواهد ماند فرمودند
ست از معروضه نزار احمد سلطان
حال با طواری می نزار حضرت
خلف الصدق نزار احمد سلطان
شاه ولیعهد ببادر مرحوم
رسید بر یافت او را گیش
مقاطر با منعش کردید بعد
سود کردند فقط

یوم جمعہ پر دہم صبح الاول

بادای سنوچ فریضہ یوم آذینہ احرام الدولہ
 بہادر را بر بنفشہ شاکی کامیاب بودہ
 بدر بار جهان مدار رونق افروز شدہ و جمع
 ارکان دولت حاضر اندہ بعد پیرای مجراو
 تسلیم بہ فائزہ و ضم عرس حضرت خواجہ
 قطب الدین بخیار کالی قدس اللہ سرہ
 مصروف ماندہ داخل ایوان خلد بنیان
 شدہ بہ ترخص حاضرین بارگاہ نسکویہ
 و تکلیف ادا و کور بخش بخت بندہ

اس ملک بہادر بہ ہمانہ زلفن شکار
 اکثری بندوق و غرہ بنس قیمت از آن
 اسباب و لہجہ مرحوم لغز از تقسیم
 شدن آن از حجرہ یا مرادور دور رفتہ
 بردہ حکم شد کہ تجاویز مرزا نصرت ملک
 فرق کرد کہ ازین حرکات بنماندہ

ہمارے دو اخبار

پشاور

و قلعہ بہادر بند رفتہ نصرت اللہ ہا
 ہنگام نعمت برانی مادہ طعام کشتہ بیلو
 گاہ ار اسنند بادای نماز شبین او دیگر
 اشغال دیشین عصر خواندہ از خیرین ہا
 در برآیدہ جانب جہر کہ جلوہ آراک
 کشتہ شام ہنگام داخل ایوان خام
 شدہ بعدہ احرام الدولہ بہادر را یاد
 فرمودند مرزا خورشید عالم سیر کو جب
 مرزا فتح الملک شاہ ولید بہادر مرحوم
 حضور معروض شدہ کہ مرزا نصرت

صاحب دلی کزت کی پاس ایک جہی
 مرقومہ ۱۵ اکتوبر ۱۸۵۷ء
 ای سیرکراو سچ بعض مضامین بروہ
 اعتماد کلی نہیں رکھتی لیکن جو مکدودہ خاں
 از لقیبت سے نہیں ہیں زخمہ او لا دوج
 ذیل ہونا ہی را تم جہی مذکور کھتی ہیں
 کہ پرات سہی بہان کہ خبر بوجی سہی کہ کھن
 سواد میون نے ارادہ ہا کجانی کاست
 شہر مذکور سے کیا تھا لیکن چونکہ خون آرا
 چارون طرف سے اوں کھیری بڑی ہر

وہ لوگ بہاگ نہ سکے اور اکثر انہیں سے
 مقتول و مجروح ہوئی اور جو لوگ قاجار
 کے ہاتھ قید ہوئے انہوں نے
 بیان کیا کہ اگر جب ہراتیوں کے پاس
 کالوات قابل ایک سال کے موجود ہیں لیکن
 چند روز سے وہ گوشت پر کھرتی
 و خورہ دواب کے کڈران کرتے ہیں
 کیونکہ دواب ماری بہوک کے مرتے
 ہیں اہل ہرات اپنی کھرون کے جنوں
 پر سے فریاد و فغان کر کے کہتی ہیں
 کہ ہمیں جانے دو ہم کہیں دو گھر
 ملک میں جا سبیں گے لیکن محاصرہ
 نہیں ہاتھی اور کشتی ہیں کہ تمہارے
 یہی سزا ہے کہ تم نے احکام شاہ
 ایران کا مقابلہ کیا اب رہا ہی تمہارے
 محاصرہ سے صرف خوشی خاطر شاہ
 پر منحصر ہے جنہیں اس باب میں
 لکھا گیا ہے۔ قندھار سے یہ خبر پہنچ
 س کہ ہرات کو ایرانیوں نے فتح
 کر لیا اور انہوں نے فوج ملک
 طرف مقامات مار مارا اور ستیان

اور فرج اور خاشرود کے بھی بھیجے
 لیکن بیان کے سوداگروں نے جو
 چند قاصد ہرات میں بھیجے تھے آج بیان
 ہوئے اور ظاہر کرتے ہیں کہ اہل ہرات
 ایشک شہزادہ کو تھامی ہوئی ہیں
 اور اس کے افسح ہو جائیگا یقین نہیں
 کرتا چہنچہ یہ خبر صرف جوتی ہے
 جب امیر دوست محمد خان کا بل جانیو
 تھا اس نے سردار رحم دل خان سے کہا کہ
 تم ہی میری ساتھ چلو اسنی جواب
 دیا کہ میرے ساتھ لیجانے سے صرف
 قندھار ہی تمہاری ہاتھ سے نہیں جاتا
 گا بلکہ تمہارے ہاتھ سے یہ ملک تمہارا
 قیام کا بل میں ہی مشکل ہو جاوے گا
 نے مسکرائے کہا کہ خوب جا تا ہوں
 جو تمہارا عند یہ ہے۔ سردار رحم دل
 خان نے شاہ نژادہ مراد مرزا کو جو کہ
 سردار فوج ایران تھے ہرات
 کا ہر ایک خط اس مضمون کا لکھا
 کہ شاہ نژادہ یوسف نے اپنی تین
 سایہ دار من دولت شاہ ایران میں

ڈال کے سلطنت ہرات جو کہ اوس کے
 موروثی سحر حاصل کے لیکن مینے اور
 میرے بہاؤ نے نے شاہ ایران سے
 اتفاق بنا کر کے انیا موروثی ملک
 قندھار کا کوڈیا سو جائے کہ وہ ہمیں
 واپس دلایا جاوے شاہزادہ نرادر
 مرزا نے اوسے در جواب لکھا کہ تم
 ایک عوضی شاہ ایران کو مقام طہران
 میں بھیج دو وقت پہنچے حکم شاہ کے
 میں ایک فوج تہار ناموز کر کے امیر نرادر
 کو قندھار سے نکال دوں گا لیکن جب
 تک میں واسطے تہاری مدد کے حکم
 شاہ محمود کا نہیں پاؤں گا اس
 باب میں حسرت نہیں کر سکتا ہوں
 کیونکہ مجھی حکم سے کہ اگر بغیر حکم کے
 سرحد مراٹ سے آگے بڑھ کے
 قندھار کے طرف جاؤ گے تو ہم تمہیں
 بار دالین کے — قاصدان نہ کوڑا
 نے یہ نہیں طے کر گیا کہ شاہ دولہ اور
 سلطان اور محمد عمر خان اور محمد
 اور عیاض عبدالمد خان احیک زئی کا

مع اور بہت سے قندھاریوں کے
 شاہزادہ محمد یوسف کے پاس
 ہرات میں چلے گئے اور اوسے
 اس مضمون کی ذمی کہ اگر تم بارہ نرادر
 سپاہ ہمارے ساتھ کر دو تو ہم نامور
 امیر کو قندھار سے نکال دین اور
 اوتے اوسکی تمام ریاست میں
 آرام لینا مشکل کر دین سو شاہزادہ مذکور
 نے یہ جواب دیا کہ میں تہاری دست
 سے شاہ ایران کو اطلاع دوں گا اور
 موجب اولی حکم کے کار بند ہو گا ان
 سب کو کون نے شاہزادہ موصوف
 کے ہاں سے خلع فخرہ باہی
 اور منظر صدور حکم شاہ ایران میں
 اپنے سردار رحم دل خان کو
 کہا کہ تہری حق میں یہ بہتر ہے کہ تو
 بالفعل کابل کو چلا جاوے اور جب
 جاوینا ایران قندھار کو ملی کیوں
 سواب سزا نہ کوڑا کابل میں بہت
 بدلی برائے اور سرحد امیر اولی
 تالیف قلوب میں کوشش کرتا ہے

